احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 39

منگل 30 ستمبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 30 ستمبر 2014ء 4 ذوالحج 1435 ہجری 30 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 223

مغرب سے طلوع خورشید

مرکز شرک سے آوازہ توحید اٹھا
دیکھنا دیکھنا مغرب سے ہے خورشید اٹھا

نور کے سامنے ظلمت بھلا کیا ٹھہرے گی
جان لو جلد ہی اب ظلم صنادید اٹھا

(کلام محمود)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ آئرلینڈ، بیت مریم کا افتتاح، تعمیر بیوت الذکر کی غرض اور بیوت کے حق ادا کرنے کی تلقین

بیت الذکر کا حق اس وقت ادا ہوگا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں

اگر ہم نمازوں کو سنوار کر اور ان کا حق ادا کر کے نہیں پڑھ رہے تو خدا تعالیٰ سے محبت کے تقاضے پورے نہیں کر رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 2014ء بمقام بیت مریم گالوے آئرلینڈ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 ستمبر 2014ء کو بیت مریم آئرلینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ توبہ آیت 18 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر میں جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کی تعمیر اور اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی بیت الذکر ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ احمدی یہاں سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے، پنجوقتہ خدا تعالیٰ کی عبادت بجالائیں گے۔ بیوت الذکر کی تعمیر کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیوت الذکر اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہے نہ کہ کسی فتنہ وفساد کی آماجگاہ۔ یہ بیوت الذکر اس لئے تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کے لئے دین حق کی خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت، پیار، صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ بیوت الذکر کی تعمیر اس بات کا اعلان ہے کہ اس بیت الذکر میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے اور یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں۔ بیوت الذکر کی تعمیر یہ اعلان کرتی ہے کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار دین حق ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری ان بیوت الذکر کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے بیت الذکر میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ یہ بیوت الذکر ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مومن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ غرض بیشمار باتیں ہیں جو بیت الذکر سے وابستہ ہونے والوں سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ بیوت الذکر کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی تم بیوت الذکر بناؤ گے، دین حق کا تعارف اور دعوت الی اللہ کے نئے راستے کھولتے چلے جاؤ گے۔ فرمایا کہ پس یہی مقصد ہے جس کے لئے تمہیں اپنی بیوت الذکر بنانی چاہئیں اور ہم بناتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ نئی تعمیر ہونے والی بیت الذکر یہاں کے رہنے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری بھی ڈال رہی ہے۔ جو باتیں میں نے بیوت الذکر کی تعمیر کی اغراض میں بیان کی ہیں ان پر عمل کرنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے ورنہ ہمارے دعوے کھوکھلے ہوں گے۔ فرمایا کہ شروع میں میں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ نے بیوت الذکر کو آباد کرنے والوں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ایک مومن سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، یہ نہیں کہ اپنے کام کے بہانے کر کے نمازوں کو انسان بھول جائے۔ نمازوں کو سنوار کر اور ان کا حق ادا کر کے اگر ہم نمازیں نہیں پڑھ رہے تو خدا تعالیٰ سے محبت کے تقاضے ہم پورے نہیں کر رہے۔ پس ایمان تب مکمل ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر رہے ہوں گے۔ پس جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ ہماری یہ بیوت الذکر لوگوں کی توجہ کا مرکز اور دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنتی ہیں تو اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو تیاری بھی کرنی ہوگی، عملی لحاظ سے بھی تا کہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہے جس پر حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ یہاں آئرلینڈ میں بھی مذہبی رجحان بہت زیادہ ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے عیسائیت کو اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ فرمایا کہ ہم نے ان کو بتانا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برحق نبی تھے۔ فرمایا کہ انہیں دین حق کی حقیقی تعلیم کے بارے میں بتانا ہوگا۔ مگر اس روحانی انقلاب کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ہم اپنے اندر حقیقی مومنانہ صفات پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے اس بیت الذکر کا نام بیت مریم رکھا ہے۔ فرمایا کہ یہ لوگ حضرت مریم کا احترام صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی وجہ سے ہی نہیں بلکہ اس لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ان پر پیار کی نظر ڈالی، حضرت مریم نے اپنے ناموس کی حفاظت کی، خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں، راست باز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔ حضور انور نے یہاں پر احمدی عورتوں اور مردوں کو حیادار لباس پہننے اور پردہ کا خیال رکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔ حضور انور نے آخر پر بیت مریم کے کوائف بیان فرمائے اور فرمایا کہ اس میں 200 کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سارے کمپلیکس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے لوگوں کو بیت الذکر کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیکی کو قائم کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اگر انسان کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میرے اندر بڑی نیکی ہے اور یہ کہ یہ نیکی ہمیشہ میرے اندر قائم بھی رہنی ہے۔ پس اگر کسی سے کوئی نیکی کی بات ہوتی ہے تو اللہ کا خوف رکھنے والے اور حقیقت میں نیک بندے اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نیکیوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرے اور سب سے زیادہ جو نیکیوں کو جلا کر خاک کرنے والی چیز ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں جیسا کہ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حسد ہے۔ پس اس حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہو سکتی ہیں“۔

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 258)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

قربانی کی کھالوں کے ٹینڈر

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 5/ اکتوبر 2014ء بروز اتوار شام 5 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر اسی روز شام 7 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں

قربانی بکرا -/16000 روپے
قربانی حصہ گائے -/8000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

خطبہ نکاح مورخہ 24 نومبر 2012ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 نومبر 2012ء بروز ہفتہ بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چار نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی میں جب نئے رشتے جڑ رہے ہوتے ہیں تو دونوں طرفوں کو، فریقین کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نئے معاہدہ میں یا ایک نئے معاہدہ پر جو شروع کر رہے ہیں، ایک نئی زندگی جس میں داخل ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ تقویٰ سے کام لیں گے۔ ہمیشہ سچائی سے کام لیں گے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں گے۔ ہمیشہ اپنی آخری زندگی کو سامنے رکھیں گے اور ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ زندگی جو عارضی زندگی ہے گزارنے کی کوشش کریں گے۔ سچائی سے کام لینا رشتوں کے نبھانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح برداشت کا مادہ بھی رشتوں کے نبھانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ ایک دوسرے کے رشتہ داروں سے حسن سلوک بھی بہت ضروری ہے۔ پس یہ باتیں اگر سامنے ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے رشتے بھی ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں وہ ایک دوسرے سے حقیقت میں صحیح تعلق رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے اور عمل کرنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلا نکاح ہے عزیزہ ھبۃ الودود ملک بنت مکرم خلیل محمود ملک صاحب کا جو امریکہ سے ہیں ان کا نکاح عزیزم عثمان احمد مرزا ابن مکرم مرزا محمود احمد صاحب مرحوم کے ساتھ پندرہ ہزار یورو حق مہر پر ہو رہا ہے۔ یہ دونوں آپس میں عزیز بھی ہیں، ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں۔ پس ان کے اکثر رحمی رشتے بھی مشترک ہی ہوں گے۔ لیکن پھر بھی ایک دوسرے کا بہت زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ رابیل اختر جو واقفہ نو ہیں، مکرم حفیظ احمد اختر صاحب کی بیٹی ہیں ان کا ہے عزیزم وقاص احمد وسیم ابن مکرم وسیم احمد ناصر صاحب جو یہیں مارڈن میں رہتے ہیں اور امام صاحب کے دفتر میں رضا کار کے طور پر کام کرتے ہیں ان کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر یہ نکاح طے پایا ہے۔ لڑکی کے وکیل ان کے بھائی مکرم وقاص اختر صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح ہے عزیزہ نوشین بشارت بنت مکرم بشارت احمد طارق صاحب کا عزیزم بصیر احمد واقف نو ابن مکرم ظہیر احمد صاحب کارکن ایم ٹی اے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر۔ دلہن کے وکیل ان کے چچا ظہیر احمد صاحب ہی ہیں۔ (حضور انور نے مکرم ظہیر احمد صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا) اچھا۔ باپ بیٹے نے گھر میں ہی طے کر لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ اگلا نکاح عزیزہ ماہم نورین شہزادی واقفہ نو کا ہے جو مکرم مبارک احمد عابد صاحب لندن کی بیٹی ہیں عزیزم صبغت اللہ ابن مکرم برکت اللہ صاحب جو دونوں ہی انڈیا ڈیسک کے کارکن ہیں۔ یہ نکاح سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے چاروں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

عقل حیران ہوگئی

حضرت میاں وزیر محمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جس روز آیا ایک اور شخص بھی میرے ساتھ جو یہاں آکر بیمار ہوگیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہوگیا پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آکر دو روٹی ایک رات میں کھا لیتا تھا واپس امرتسر گیا پھر وہی حالت ہوگئی پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو (بیت) مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرہ میں وضوء کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہوگئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہوگیا جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر (بیت) اقصیٰ میں نماز پڑھی اس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی اس کے بعد میں سخت رویا کہتے ہیں کہ صوفیاء کے مذہب میں یہ غسل کہلاتا ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 179, 180 روایت میاں وزیر محمد خان صاحب)

Hm
4114

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(درثمین)

یوم الحج

فروزاں ہو گئی شمع حرم پروانے آ پہنچے
متاعِ شوق آنکھوں میں لئے دیوانے آ پہنچے

جو ہیں لبریز صہبائے حقیقت کی تجلی سے
خمستان تقدس میں وُہی پیمانے آ پہنچے

مرے ہادیؐ مرے ختم رُسلؐ فخر رُسلؐ آقا
زہے قسمت مرے لب پر ترے افسانے آ پہنچے

جنوں شوق کی تابش نے جس دم رہنمائی کی
جنون شوق کی تابش لئے فرزانے آ پہنچے

عقیدت کی ہزاروں مشعلیں سینوں میں روشن ہیں
عجب انداز سے شاہا ترے دیوانے آ پہنچے

نظر میں تیری مدحت ہے زباں پر نام ہے تیرا
وفورِ وجد میں گاتے ہوئے مستانے آ پہنچے

ندامت کی لکیریں رُخ پہ اَور دل میں پشیمانی
جنہیں اپنا کہا تھا تو نے وہ بیگانے آ پہنچے

زیارت گاہ اہلِ دل ہے کعبہ کی ضیا ثاقبؔ
زیارت گاہ کعبہ کے جو ہیں دیوانے آ پہنچے

ثاقب زیروی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے

پس یارِ نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رُخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں

پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مومنوں کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکی میں سب سے زیادہ احمدی پس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے

جو بھی ایسے کاموں میں ملوّث ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہے جو ظلموں پر منتج ہوتے ہیں وہ اپنے بد انجام کو پہنچے گا۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے

چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں

جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اپنی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دور کرنے کے لئے مانگنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے

جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم اپنے مقصد کو جلد حاصل نہیں کر سکیں گے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دور کر سکتی ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8۔ اگست 2014ء بمطابق 8 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النمل آیت 63 کی تلاوت کی اور فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی، جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں سے ہی ملنی ہے۔ آپ نے بڑا واضح فرمایا کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 303۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پس جب ہم نے ہر ترقی دعاؤں کے طفیل دیکھنی ہے اور ہر دشمن کو دعاؤں سے زیر کرنا ہے تو پھر دعا کی اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کس قدر توجہ ہمیں دعاؤں کی طرف دینی چاہئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کس قدر توجہ دعاؤں کی طرف دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اور جائزہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالت کو دیکھ کر لگا سکتا ہے اور جائزہ لے سکتا ہے۔

گزشتہ دنوں مجھے ایک عزیز نے اپنی ایک خواب سنائی کہ مَیں اس عزیز کو کہہ رہا ہوں کہ رمضان بڑی جلدی ختم ہو گیا۔ ابھی تو میں نے جماعت سے اور زیادہ دعائیں کروانی تھیں۔ اس میں ایک توجہ کا پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے اور یقیناً ہے کہ رمضان میں جس طرح دعاؤں کی طرف توجہ رہتی ہے اس طرح اب توجہ نہیں رہے گی جبکہ جماعت کو دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ اس خواب کے سننے سے پہلے ہی میرے دل میں یہ تحریک تھی اور اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ رمضان کے بعد کے خطبے میں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس لئے اس شخص کی خواب بھی میری توجہ کی تائید میں ہی تھی۔ اس نے مزید اس طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کا یہی طریق ہے کہ بعض دفعہ بجائے براہ راست واضح توجہ دلانے کے مومنوں کو دوسرے مومنوں کے ذریعہ توجہ دلاتا ہے گو کہ دل میں ڈالا ہوتا ہے۔

رمضان کے بعد ہم عموماً دعاؤں کی طرف اس لئے توجہ نہیں رکھتے، ان میں وہ شدت نہیں ہوتی جیسی کہ رمضان میں ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا کے حالات، (-) اُمّہ کے حالات خاص طور پر فلسطینیوں پر اسرائیل کا جو مسلسل ظالمانہ حملہ ہے جس میں کل تک تو عارضی روک پیدا ہوئی تھی لیکن آج

سنا ہے پھر وہ سیز فائر جو ہے وہ ختم ہوگئی اور الزام بہرحال یہی دیا جا رہا ہے، اللہ بہتر جانتا ہے حقیقت، کہ فلسطینیوں کی طرف سے پہلے راکٹ حملے کئے گئے۔ بہرحال اللہ کرے کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ یہ جنگ بندی مستقل ہو جائے اور ظلم بند ہو۔ اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ (-) کا ایک دوسرے پر ظلم اور گردنیں اڑانا اور قتل و غارت گری اس کی بھی انتہا ہو رہی ہے اور پھر ظلم کی انتہا ان کلمہ پڑھنے والوں کی طرف سے یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے نام پر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔...... اور اگلی نسل میں بچوں میں بھی یہ زہر گھولا جا رہا ہے۔ ان کے دماغوں کو زہر آلود کیا جا رہا ہے۔ ان بچوں کے منہ سے بھی اب یہ الفاظ نکلتے ہیں جن کو پتا ہی نہیں کہ دین کیا ہے یا کیا نہیں؟ یا دشمنی کیا ہوتی ہے کیا نہیں؟ کہ احمدی کافر ہیں اور ان کو قتل کرنا جائز ہے۔ سکولوں میں احمدی اساتذہ کے ساتھ بچے اس لئے بدتمیزی کرتے ہیں کہ یہ احمدی ہے جو مرضی اس کو کہو۔ سکولوں سے نکالنے کی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ ان سے پڑھنے سے انکار کیا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں ہی ایک گاؤں میں چھوٹی سی جگہ پر ایک ٹیچر کے خلاف بچوں نے اور ان کے والدین نے جلوس نکالا، ہڑتال کی کہ ہم نے اس سے نہیں پڑھنا۔ یہ قادیانی ہے۔ غالباً ہیڈ ماسٹر نے یا کسی عقل والے نے ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگی قیدیوں کو بھی اس شرط پر رہا کرنے کا کہا تھا کہ جو تعلیم تمہارے پاس ہے، جو لکھنا پڑھنا تم جانتے ہو وہ اگر تم (-) کو سکھا دو تو تمہیں قید سے آزادی مل جائے گی۔ حالانکہ یہ ان لوگوں کو کہا گیا جو اس نیت سے جنگ میں آئے تھے کہ مسلمانوں کو ختم کر دیں۔ اس پر اس گاؤں کے لوگوں نے یہ کہا کہ ٹھیک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کو کہا ہوگا لیکن ہم نہیں مانیں گے کیونکہ یہ قادیانی ان کافروں سے بڑھ کر کافر ہیں اور ان کو تو قتل کرنا بھی جائز ہے۔

اور یہ ڈھٹائی کسی بھی واقعہ کے بعد کم نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ انسانیت سوز مظالم دیکھ کر پھر کسی قسم کی شرم کا احساس ان میں پیدا ہو جائے بلکہ وہی حال رہتا ہے۔ وہی لوگ جو گوجرانوالہ میں ہمارے احمدی گھروں کے ہمسائے تھے اور عام حالات میں بول چال اٹھنا بیٹھنا بھی تھا۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو خالی گھروں کو دیکھ کر لوٹ کھسوٹ میں شامل ہو گئے۔ جب گراوٹ اس حد تک پہنچ جائے تو پھر سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اب تو یہ لوگ اپنے خاتمے پر پہنچے ہوئے ہیں اور ان ابتلاؤں کے دور میں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ باقی (-) تو ایک دوسرے پر ظلم کا جواب ظلم سے دے کر اپنا حساب پورا کر لیتے ہیں لیکن ہم نے تو ہر ظلم کو آہ و فغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(الحکم جلد 5 نمبر 45 مورخہ 10 دسمبر 1901ء صفحہ 3 کالم 2) (درثمین اردو صفحہ 50 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس یارِ نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں۔

اس عزیز کی خواب میں جو یہ بتایا گیا ہے کہ مَیں اس کو کہہ رہا ہوں کہ ابھی میں نے جماعت سے دعائیں کروائی تھیں۔ تو جماعت سے من حیث الجماعت دعا کروانا جماعت کی کامیابیوں اور ترقیات کے لئے اور ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے تھی۔ پس جب ہماری یہ خواہش ہے کہ ابتلا کا یہ دور جلد ختم ہو تو ہمیں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے اپنی دعاؤں، جماعتی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی دعاؤں کے دھارے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے جہاں ہم دشمن کے شر سے بچ سکیں اور اس کے شر سے بچنے کے لئے ہم جتنی بھی دعائیں کریں وہ آجکل کی ضرورت ہے۔

اس موقع پر مجھے اپنی ایک پرانی خواب بھی یاد آ رہی تھی جس کا میں پہلے بھی ایک دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ اگر جلد حالات بدلنے ہیں تو جماعت کو ان ابتلاؤں سے بچانے کے لئے من حیث الجماعت اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص کرتے ہوئے، اپنی دعاؤں کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمیں اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور اگر اس کیفیت میں ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے، یہ کیفیت ساری جماعت میں پیدا ہو جائے اور ہماری راتیں اس کیفیت میں گزریں کہ ہم نے جماعت کے لئے دعائیں کرنی ہیں تو چند دن میں، چند راتوں کی دعاؤں سے انقلاب آ سکتا ہے۔ ورنہ انقلاب تو آنا ہے، حالات تو بدلنے ہیں لیکن اپنا وقت لیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حالات بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو پیغام مجھے دیا گیا تھا اس میں تمام جماعت جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتی ہے اُس کا خالص ہو کر دعا کرنا شرط ہے۔ اس وقت بھی خواب میں مجھے یہی تاثر تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے۔

پس پاکستان کے احمدیوں کو چاہے وہ امیر ہیں، غریب ہیں، مرد ہیں، عورتیں ہیں ان کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ احمدیت کے حوالے سے اس وقت سب سے زیادہ ظلم پاکستان میں ہی ہو رہا ہے اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقا وابستہ ہے۔ (-) کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا (-) کو ان کے اپنے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکی میں سب سے زیادہ احمدی پس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مضطر کی دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کے لئے بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 201۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج احمدیوں سے زیادہ اور کون ان ابتلاؤں میں ڈالا جا رہا ہے۔ آج احمدیوں سے زیادہ اور کون ہے جس پر ہر طرف سے ظلم بعض (-) ممالک میں روا رکھا جا رہا ہے۔ ان ملکوں کے اکثر شرفاء بلکہ تمام ہی کہنا چاہئے، ان کی شرافت جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے تھے کہ گونگی شرافت ہو چکی ہے۔ (ماخوذ از خطباتِ ناصر جلد ہشتم صفحہ 376۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ستمبر 1979ء) ایسے میں معجزانہ دعاؤں کے فیض حاصل کرنے کے لئے ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ دیکھو مصیبت زدہ لوگوں کی دعاؤں کو کون قبول کرتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے۔ اور جب وہ ایسی حالت میں ہوں جب مُضطر ہوں۔ مضطر اس کو کہتے ہیں جو اپنے چاروں طرف مشکلات اور ابتلاؤں کو دیکھتا ہے۔ اسے اپنی کامیابی کا کوئی مادی یا دنیاوی راستہ نظر نہیں آتا اور صرف اور صرف ایک راستہ نظر آتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے یہ مُضطر ہیں جو میری طرف آتے ہیں جن کے لئے دنیا کے تمام راستے بند اور مسدود ہو چکے ہوتے ہیں۔ مضطر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب کوئی راستہ نظر نہ آئے تو گھبراہٹ میں اضطراب شروع ہو جائے کہ ہم کدھر جائیں۔ بلکہ مضطر کا مطلب جیسا کہ میں نے کہا یہ ہے کہ جب تمام راستے بند ہو جائیں، تمام راستے مسدود ہو جائیں تو ایک طرف روشنی کی کرن نظر آئے اور وہ اس کی طرف دوڑے۔ اگر ہر طرف آگ نظر آ رہی ہو تو دیوانوں کی طرح بے چین ہو کر دوڑنے والے کو مضطر نہیں کہتے۔ کیونکہ اگر اس طرح وہ گھبراہٹ میں دوڑے گا تو خود آگ میں پڑ جائے گا بلکہ ہر طرف کی آگ دیکھنے کے بعد جب اسے امن کا ایک راستہ نظر آ رہا ہو، اسے ایک طرف پناہ نظر آ رہی ہو اور وہ اس معین راستے کی طرف چلا جائے تو وہ شخص ایسا ہے جو

مضطر کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے شخص کو پھر آگ سے بچانے والا ہوں۔ مَیں اس کی پناہ گاہ ہوں۔ آگ کی تپش سے بچانے والی ٹھنڈی چھاؤں میں ہوں۔ میری طرف آؤ۔ مجھ سے پناہ طلب کرو۔ میں تمہیں ان ابتلاؤں سے نکالوں گا۔ اس یقین سے میری طرف آؤ کہ ہمارا خدا ہے جو ہمیں اس ابتلا سے نکالنے والا ہے تو میں تمہیں تمہارے اس یقین کی وجہ سے اس ابتلا سے نکالوں گا۔ تمہاری دعاؤں کی وجہ سے تمہیں اس ابتلا سے نکالوں گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ عجیب و غریب خواص اور اثر تمہارے حق میں ظاہر ہوں گے۔

پس جو شخص ایسا مضطر بن جائے جو خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا ملجا و ماویٰ نہ سمجھے کوئی پناہ کی جگہ نہ سمجھے، جو خدا کے سوا کسی اور کو ان ابتلاؤں سے نجات دلانے والا نہ سمجھے تو وہی حقیقی مضطر ہے اور اس کی دعائیں عجائب دکھانے والی بنتی ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جہاں ہمیں روشنی کی کرن نظر آتی ہو اور جب ایسی حالت پیدا ہو جائے، جب اس طرح کی اضطرار کی کیفیت آجاتی ہے تو پھر اس قسم کے مضطر کے پاس اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق دوڑتا ہوا آتا ہے اور اس کی مشکلات اور مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔ اس کی تکالیف ہوا میں اڑ جاتی ہیں۔ چاہے وہ ذاتی تکالیف اور مشکلات ہوں یا جماعتی تکالیف اور مشکلات ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف یہی نہیں ہوگا کہ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ ہو یعنی اللہ تکلیفوں کو دور کر دے اور بس۔ یہ کافی ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جب انعامات دیتا ہے تو اس کے انعامات لامحدود ہوتے ہیں۔ کسی بھی حد تک وہ انعامات کو بڑھا سکتا ہے۔ پس یہاں بھی جب تکلیف میں مبتلا مومنوں کی تکلیفوں کو دور کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ کہ وہ تمہیں زمین کے وارث بنا دیتا ہے۔ وہ بڑے بڑے ظالموں، جابروں اور سرکشوں کو تباہ کر کے مظلوم اور کمزور نظر آنے والوں کو ان کی جگہ بٹھا دیتا ہے۔ پس جہاں انفرادی طور پر مضطر کی دعا سن کر اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے وہاں قومی رنگ میں بھی اس کی تکلیفوں اور ابتلاؤں کو دور کرتا ہے اور یہی ہمیں قرآن کریم نے دوسری جگہ پر بھی بتایا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ جب پہلی قوموں نے رسولوں کے ساتھ اور ان کی قوموں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور مظلوموں کو ان کی جگہ دے دی۔ پہلے لوگ بڑے بڑے جابر اور بڑے بڑے جاہ و جلال والے تھے لیکن ان کے نام تک مٹ گئے۔ پس یہ قانون آج بھی اسی طرح قائم ہے جس طرح پہلی قوموں کے لئے قائم تھا۔

پس اللہ تعالیٰ ظالموں کو ختم کرتا ہے لیکن جب مظلوم مضطر بن کر مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی درد بھری دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آکر ظالموں کے جلد خاتمے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ ......اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے بدانجام کی خبر دی ہے۔ یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ فلاں قوم یا مذہب کے ماننے والوں کا استثناء ہے وہ جو چاہیں کرتے پھریں۔ بلکہ جو بھی ایسے کاموں میں ملوث ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں، جو ظلموں پر منتج ہوتے ہیں وہ اپنے بدانجام کو پہنچے گا۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اسے کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 137۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پس جماعتی مشکلات کے دور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ کثرت سے اور بار بار دعا شرط ہے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ ہم نے رمضان میں دعائیں کر لیں اور کافی ہوگیا تو ہم پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ کافی نہیں۔ ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے اور انسان کو ہمیشہ مسلسل دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح بھی عطا فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کبھی بھی کمی نہیں ہونی چاہئے، نہ ایک مومن کبھی یہ برداشت کر سکتا ہے۔ تکلیفوں میں بھی ہمیں اضطراب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یادِ خدا کی ضرورت ہے۔ پس ایک مومن کبھی خودغرض نہیں ہوتا۔ نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مومن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ ’’یاد رکھو غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 58۔ ملفوظات جلد 3 صفحہ 31۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ تو ایک حقیقی مومن کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ خدا سے تعلق کاٹے لیکن بعض دفعہ کمزوریوں کی وجہ سے دعاؤں میں کمی آجاتی ہے اور دنیاوی معاملات کی وجہ سے اسباب کی طرف توجہ ہو جاتی ہے یا دعاؤں کا حق ادا نہیں ہوتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔ یاد رکھیں ہر فرد جماعت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رحم، مغفرت، بخشش اور مختلف صفات کا واسطہ دے کر جو دعا ہے یہ جماعتی تکالیف کو بھی دُور کرنے کا باعث بنتی ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ پہلی اُمتوں میں سے ایک اُمت کے تین آدمی تھے۔ ایک دفعہ طوفان میں پھنس گئے۔ وہ طوفان سے پناہ لینے کے لئے ایک غار میں چلے گئے اور اتفاق سے اس طوفان کی وجہ سے ایک پتھر لڑھک کر اس غار کے منہ پر آگرا اور ان کے باہر نکلنے کا راستہ بند ہوگیا۔ گویا ایک چھوٹی مصیبت سے بچنے کے لئے گئے تھے اور بڑی مصیبت ان پر پڑ گئی۔ ایسی حالت میں نہ ان کی اپنی کوشش سے وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹایا جا سکتا تھا اور نہ ہی کوئی بیرونی مدد ان کو جنگل میں پہنچ سکتی تھی۔ ایک ایسی قید تھی جس میں سے کسی انسانی کوشش سے نکلنا ناممکن تھا۔ ایسی حالت میں ان پر شدید گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہوئی کہ اب یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں۔ یہاں سے نکلنا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ یہی نہ ہو کہ ہماری قبر اب اس غار میں بن جائے۔ ایسی حالت میں جب انہوں نے دیکھا کہ نجات کی کوئی صورت نہیں تو ان میں سے ایک شخص کے دل میں دعا کی تحریک ہوئی۔ اس نے کہا آؤ ہم دعا کریں اور دعا اس حوالے سے کریں کہ ہم نے اپنی زندگی میں اگر کوئی عمل اور نیکی خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پتھر کو ہٹا دے۔ تب ان میں سے ایک نے کہا کہ اے خدا مجھے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی سے محبت تھی۔ میں اس سے بدکاری کرنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں مانتی تھی۔ آخر میں نے بعض ایسی تدابیر کیں، مال بھی خرچ کیا، وقت گزرا تو آخر وہ بدفعلی پر راضی ہوگئی۔ جب میں اس پر قادر ہوگیا تو اس نے کہا کہ اے خدا کے بندے! میں تجھے خدا کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ یہ گناہ نہ کر۔ تب میں اس کے قریب سے ہٹ گیا اور اے خدا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کی خاطر کیا تھا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ اس دعا سے اس طوفان کی وجہ سے وہ پتھر اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن راستہ نہیں کھلا۔

پھر دوسرے نے کہا۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ ایک مزدور میرے پاس آیا۔ اس نے میری مزدوری کی۔ اس سے پہلے کہ وہ میرے سے مزدوری لے۔ وہ چلا گیا۔ یہ مزدوری جو نصاب بنتا ہے اس میں

تقریباً نوسیر دانے کے برابر بنتی ہے۔تو میں نے اس کی مزدوری کے جو دانے تھے ان کو بو دیا۔اس کی فصل لگا دی۔ وہ فصل اچھی ہوئی۔اور اس میں سے میں نے کچھ جانور خرید لئے جو بڑھتے بڑھتے بھیڑوں بکریوں کا ایک گلّہ بن گیا۔ پھر یوں ہوا کہ کئی سالوں کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری مانگی۔ میں نے کہا کہ یہ بکریوں کا گلّہ تمہارا ہے۔تم لے جاؤ۔ایک وادی میں پھیلا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ مزدوری لینے آیا ہوں اور تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔تب میں نے اس سے کہا کہ تمہاری مزدوری سے میں نے تجارت کی تھی جس سے اتنا بڑا ریوڑ بن گیا۔ یہ تمہارا ہے اس پر وہ ریوڑ لے کر چلا گیا۔پس اے خدا! اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی اور رضا کی خاطر کیا ہے تو ہم پر رحم کر اور یہ پتھر ہٹا دے۔اس پر ہوا کے ایک تیز جھکّڑ نے اس پتھر کو تھوڑا سا اور سرکا دیا لیکن ابھی بھی باہر نکلنے کا راستہ نہیں تھا۔

تب تیسرا شخص اس دعا کے ساتھ خدا کے حضور جھکا اور کہا کہ اے خدا! تو جانتا ہے کہ میں بکریاں چرایا کرتا ہوں اور دودھ پر میرا گزارا ہے۔ایک دن گھر پہنچنے میں دیر ہوگئی اور میرے ماں باپ جو میرے ساتھ تھے۔ بہت بوڑھے تھے۔میرا طریق یہ تھا کہ اپنے چھوٹے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلایا کرتا تھا۔جب میں دیر سے پہنچا تو میرے ماں باپ جو بوڑھے تھے سو چکے تھے۔میں نے پسند نہ کیا کہ انہیں جگاؤں اور ان کے پاس دودھ لے کر میں کھڑا ہو گیا کہ جب وہ جاگیں گے مَیں پلا دوں گا۔میرے بچے روتے رہے۔انہیں بھی بھوک لگی تھی لیکن میں ماں باپ کے لئے دودھ لے کر کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور صبح تک دودھ لے کر کھڑا رہا۔صبح جب وہ جاگے تو انہیں دودھ پلایا پھر اپنے بیوی بچوں کو بھی دیا۔پس اے خدا اگر میرا یہ کام تیری رضا اور خوشنودی کے لئے تھا اور دنیا کی کوئی غرض نہ تھی تو مجھ پر رحم فرما اور اس پتھر کو ہٹا دے۔ چنانچہ طوفان کے ایک زور نے اس پتھر کو اور آگے سرکا دیا اور راستہ صاف ہو گیا اور وہ باہر آ گئے۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار حدیث 3465)

اب تین اشخاص نے تین قسم کے کام کئے تھے۔کسی نے مزدور کی مزدوری میں امانت کا حق ادا کیا۔انصاف پر قائم رہتے ہوئے بندوں کے حق کی ادائیگی کی۔کسی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کا حق ادا کیا۔تیسرا زنا کے گناہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بچا اور اس حوالے سے دعا کی لیکن ان سب کی دعاؤں کا مقصد مشترکہ تھا کہ پتھر ہٹ جائے اور وہ پتھر ہٹ گیا۔پس یہ انفرادی نیکیاں اور انفرادی نیکیوں کے حوالے سے کی گئی دعائیں اجتماعی قبولیت کا نظارہ دکھانے والی بن گئیں۔پس اس حدیث سے جہاں اور بہت سے سبق ملتے ہیں وہاں ایک یہ بہت بڑا سبق ہے کہ افراد کی انفرادی نیکیاں اور دعائیں اجتماعی مصیبت کو دور کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

پس جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلا کے دُور کرنے کے لئے دعائیں مانگنے کی ضرورت ہے۔صرف اپنی ذاتی مشکلات اور پریشانیوں کو اپنا سمجھتے ہوئے ان کے لئے دعاؤں میں ہی نہ ڈوبے رہیں بلکہ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔جماعت کی ترقی اور حالات کے بدلنے کے لئے جب دو نفل پڑھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ پڑھا کریں اور اکثریت مجھے لکھتی بھی ہے کہ ہم پڑھتے ہیں تو اس میں درد بھری دعائیں کریں۔ان غار میں پھنسے ہوئے لوگوں کی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہر دنیاوی مدد سے مایوس ہو کر انہوں نے بیشک اپنی کسی نیکی جو خالص خدا تعالیٰ کے لئے انہوں نے کی تھی اس کا حوالہ دے کر دعا مانگی لیکن ان کی جو اس وقت اضطراری کیفیت ہوگی جو اضطراب ان میں پیدا ہوا ہوگا، ہر طرف سے مادی ذرائع سے جو مایوسی تھی اس سے جو اضطراب پیدا ہو سکتا ہے اس کا انسان اندازہ کر سکتا ہے۔

پس جہاں ہمیں اپنے عمل خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ اعمال قبولیت دعا میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں وہاں ہمیں جماعت کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے بڑی تضرع اور عاجزی سے اسے دور کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 27۔ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

پھر ایک جگہ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ’’اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔اور تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے۔لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 386۔ایڈیشن 1984ء مطبوعہ برطانیہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔اپنی دعاؤں میں جماعتی ترقی اور ابتلاؤں کے دور ہونے کے لئے وہی شدت پیدا کرنے والے ہوں جو اپنی ذاتی تکالیف میں ہم کرتے ہیں۔جماعت کے لئے دعاؤں میں بھی وہ شدت ہم میں پیدا ہو جیسی ہم میں اپنی ذاتی تکالیف کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ایک ہو کر ہم مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی کہا تھا کہ جب تک ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے ان اجتماعی تکلیفوں کے دور کرنے کے لئے نہیں جھکیں گے ہم اپنے مقصد کو جلد حاصل نہیں کر سکیں گے۔حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہماری مشترکہ دعائیں ہی ہماری انفرادی تکالیف کو بھی دور کر سکتی ہیں۔ جب انسان دوسرے کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔غار سے پتھر اس وقت ہٹتے ہیں جب دعاؤں کا رخ اور مقصد مشترک ہو۔پس کسی فرد جماعت کو اس خود غرضی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ میں ٹھیک ہوں تو بس سب ٹھیک ہے۔دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے احمدی کی تکلیف ہم سب کی مشترک تکلیف ہے۔اس کا احساس ہم میں پیدا ہونا چاہئے اور صرف احساس ہی پیدا نہ ہو اس کے لئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہی ہتھیار ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ ہتھیار ہمیں ہماری فتوحات سے ہمکنار کرے گا۔

لیکن یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ جوش میں ہم دشمنوں کے بارے میں یا مخالفین کے بارے میں یہ دعا نہ کریں کہ خدا تعالیٰ ان پر وبال اور عذاب نازل کرے۔ بلکہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ جب ہم اپنی کامیابیاں چاہتے ہیں۔ابتلا اور مشکلات کو دُور کرنے کے لئے تجھ سے دعا مانگتے ہیں۔ مشکلات کے یہ دَور ختم ہونے کے لئے ہم دعا کرتے ہیں وہاں اے خدا ہم ان لوگوں کی بھی بہتری چاہتے ہیں تباہی نہیں چاہتے۔ہم کمزوروں کو تیرے فضلوں نے ڈھانپا ہوا ہے اور باوجود سخت ترین حالات کے ہم تیرے فضلوں کے نظارے پھر بھی دیکھتے رہتے ہیں۔

پس اگر تو ان لوگوں کو بھی ڈھانپ لے اور ان کو ہدایت دے تو یہ ہماری بھی اور ان کی بھی بڑی خوش قسمتی ہے۔لیکن اگر تیری حکمت بعض کو اس کا اہل نہیں سمجھتی اور ان کو فنا کرنے میں ہی بہتری ہے تو ان کو ہمارے راستے سے اس طرح ہٹا دے کہ (دین) کی ترقی جو اَب تو نے احمدیت ...... سے وابستہ کی ہے اس میں ان کا وجود روک نہ بن سکے۔

پس جہاں یہ دعا بھی ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ کی حکمت جہاں چاہتی ہے وہاں پر یہ بددعا بھی بن جائے گی۔اس لحاظ سے ہمیں دعا کرنی چاہئے نہ کہ کھلی بددعا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعاؤں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

علوم ج بلاک کا تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تعاون سے علوم ج بلاک کو سالانہ تربیتی پروگرام 22/اگست سے 17 ستمبر 2014ء تک منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، نظم، ندا، تقریر، حفظ ادعیہ اور دس شرائط بیعت کے علمی مقابلہ جات جبکہ 100 میٹر دوڑ، بوری ریس اور سلو سائیکلنگ انفرادی نیز میرو ڈبہ اور رسہ کشی کے اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ علمی مقابلہ جات میں 74 جبکہ ورزشی مقابلہ میں 323 خدام نے حصہ لیا۔ دوران پروگرام بلاک کے تمام حلقہ جات میں ایک تربیتی نشست کا بھی انعقاد کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات حلقہ جات کی بیوت الذکر میں جبکہ ورزشی مقابلہ جات گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں کروائے گئے۔

اس سالانہ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 20 ستمبر کو بیت الذکر محلّہ دارالبرکات میں بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی محترم ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہومیو پیتھک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور ترانہ کے بعد مکرم رانا سلیم احمد صاحب نگران علوم بلاک ج نے تربیتی پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کروائی۔ آخر پر عشائیہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری شاہد احمد بٹر صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا پوتا مولا داد بٹر واقف نو ابن مکرم چوہدری بلال احمد بٹر صاحب کچھ دنوں سے گردن توڑ بخار میں مبتلا ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

لاہور کے قریب واقع ایک ملز میں B.Sc پاس شخص کی ضرورت ہے جو ڈیوٹی ٹائم کے بعد پارٹ ٹائم میں 10th کلاس تک کے سٹوڈنٹس کو مکمل طور پر ٹیوشن پڑھا سکے۔ ٹیوشن پڑھانے سے ہونے والی آمدنی علاوہ از تنخواہ ہوگی۔ ایسے احباب جو مطلوبہ معیار پر پورا اترتے ہوں، کمپیوٹر چلانا جانتے ہوں اور ٹیوشن پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں، درخواست دینے کے اہل ہیں۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست بمعہ CV مکرم صدر صاحب محلّہ/ امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ نظارت صنعت وتجارت تشریف لائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

مکرمہ نگین منظور صاحبہ چک نمبر 84 ج۔ب سرشمیر روڈ فیصل آباد تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے نانا ابو مکرم مقصود احمد صاحب ولد مکرم غلام رسول صاحب چک نمبر 84 ج۔ب سرشمیر 11 ستمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری رحمت اللہ صاحب کے نواسے تھے۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ آپ کے آبائی گاؤں چک نمبر 84 ج۔ب سرشمیر میں ادا کی گئی۔ 12 ستمبر کو آپ کی نماز جنازہ دارالشکر ربوہ میں مکرم حافظ جواد احمد صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ نے پڑھائی اور پھر عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ خوش مزاج، نرم طبع، غریبوں کی مدد کرنے والے اور خلافت سے محبت کرنے والے انسان تھے آپ ایک نڈر اور بہادر احمدی تھے آپ کبھی بھی دعوت الی اللہ کا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ نانا ابو 2 دفعہ اسیر راہ مولیٰ رہے۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ 2 بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب، مکرم بلال احمد صاحب، 6 بیٹیاں، 8 نواسے نواسیاں اور 2 پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے، پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایا جات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ڈینٹل سرجری کی سہولتیں

مریضوں کی طرف سے موصولہ سوالات اور استفسارات سے اندازہ ہوتا ہے کہ احباب کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ ڈینٹل سرجری میں مندرجہ ذیل علاج ومعالجہ کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆ Oral Hygine Instructions مریضوں کو منہ اور دانتوں کی حفاظت کیلئے احتیاطی تدابیر کی طرف راہنمائی۔

☆Medication منہ اور دانتوں کے امراض کا علاج بذریعہ ادویہ۔

☆ Ultrasonic Scaling جدید آلات کے ذریعہ دانتوں کی مکمل صفائی۔

☆دانتوں کی ہمرنگ Filling کی سہولت بھی میسر ہے۔ دانتوں کی بھرائی۔ مرض کی نوعیت کے مطابق یہ عارضی بھی ہوسکتی ہے اور مستقل بھی۔

☆Root Canal Treatment جہاں عام Filling ممکن نہ ہو وہاں دانت کی جڑوں کو اندر سے صاف کر کے دانت کو بھرا جاتا ہے۔

☆Dental Extraction یعنی اخراج دنداں یہ علاج کی آخری صورت ہوتی ہے۔

☆Dental Prosthetics مصنوعی دانت لگائے جاتے ہیں جہاں قدرتی دانت موجود نہ ہوں۔

☆Orthodontics ٹیڑھے دانتوں کو Removable Appliance کے ذریعہ ان کی صحیح پوزیشن پر لایا جاتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے کے پروگرام

8۔اکتوبر 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3۔اکتوبر 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
2:10 am	پریس پوائنٹ
3:10 am	عصر حاضر
4:15 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	نور مصطفوی
7:30 am	الف اردو
8:15 am	پریس پوائنٹ
9:15 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 25 جولائی 2008ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:40 pm	قصص الانبیاء
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:20 pm	الترتیل
10:55 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے

ربوہ میں طلوع و غروب 30 ستمبر

طلوع فجر	4:40
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:58

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

30 ستمبر 2014ء

9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ 3 مارچ 2013ء
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 2014ء
11:30 pm	گلشن وقف نو

ملازمت کے مواقع

مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں

1۔آفس انچارج۔کسی بڑے ادارہ میں کام کا تجربہ ہو۔ 2۔کمپیوٹر آپریٹر Inpage اور Coral Draw پر کام کر سکتے ہوں۔3۔متفرق شعبہ جات کی آسامیاں معقول تنخواہ حسب قابلیت اور تجربہ پر دی جائیگی ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست صدر محلہ کی تصدیق سے جمع کروادیں۔

کیور یٹومیڈیسن کمپنی ربوہ فون نمبر 047-6211866 047-6215496

Rabia Multilingua Academy

"Learning a new foreign language opens the doors to the world"

English | German | French | Chinese | Spanish | Dutch | Japanese

Contact: 03469790155 047-6214355

5/24 Rajeki Road, Darul Rehmat Sharqi, Rabwah

Education Concern

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™
English for International Opportunity
ITEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.

EC Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

AHMAD MONEY CHANGER

PREMIER Exchange Co."B" PVT. LTD.

We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:

PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11

Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

قابل علاج امراض

ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون: 047-6211510 0334-7801578

ربوہ میں پہلی بار

شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر

گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دار النصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔عمدہ ماحول

فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپرچلی شامل ہیں۔

مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دار الرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

خوشخبری پنجابی

سیل۔سیل۔سیل

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ فور سیزن دستیاب ہیں

انصاف کلاتھ ہاؤس

ریلوے روڈ۔ربوہ فون شو روم: 047-6213961

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن

گولڈ پیلس جیولرز

بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com